اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۲۳و۲۴

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شایع ہوتا ہے

یکم و ۱۵ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۶ رمضان و ۱۱ شوال ۱۳۵۶ھ

ایڈیٹر محمد یعقوب مولوی فاضل

فہرست مضامین

مسئلۂ خلافت کی اہمیت صـ۳

معارف القرآن (از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ) صـ۷

مذاہب عالم کا موعود نبیؑ صـ۹

رسول کریم صلعم کی قوت قدسی کے معجز نما اثرات صـ۱۱

حفظان صحت صـ۱۳

چار پہیلیاں صـ۱۴

گلزارِ عبرت صـ۱۵

حیاتِ انسانی صـ۱۵

خریدارانِ مصباح سے ضروری گذارش صـ۱۸

متفرقات

محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ متعلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان

مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان۔

محترمہ ممتاز اختر صاحبہ دینیات کلاس قادیان۔

محترمہ سکینہ اختر صاحبہ بنت صوبیدار مظفر خان صاحب۔

محترمہ صادقہ زینب خاتون صاحبہ شاہدرہ۔

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان

محترمہ والدہ صاحبہ مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی

محترمہ صادقہ اختر صاحبہ قادیان۔

محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ پشاور چھاؤنی۔

بٹالہ ٹائیٹل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواتین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی سکیم اور مقامی لجنہ اماء اللہ کا فرض

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز نے ۳ دسمبر کے خطبہ جمعہ میں خصوصیت کے ساتھ قادیان کی احمدی خواتین کو ایک اہم امر کیطرف توجہ دلائی ہے۔ اور چونکہ وہ ایسا معاملہ ہے جسکا تمام خواتین کو علم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے حضور کے وہ کلمات درج ذیل کرتے ہوئے مقامی لجنہ اماء اللہ سے درخواست کیجاتی ہے کہ وہ اپنی قوت عمل میں حرکت پیدا کرے۔ اور غریب عورتوں کو اس سکیم کے فوائد سے آگاہ کر کے انہیں اسمیں شامل ہونے کی ترغیب دے۔

حضور نے فرمایا:- "عورتوں کے متعلق میں نے ایک سکیم بنائی تھی اور اسکے لئے خود روپیہ دیا تھا۔ اور لجنہ کے ذریعہ کوشش کی تھی کہ غریب عورتیں کام کریں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ یہاں بہت سی عورتیں ایسی ہیں۔ کہ جن کو وہ کام کرنا چاہیئے تھا۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ گزارہ کے لئے مانگتی تو تھیں۔ مگر کام یہ کہکر کرنے سے انکار کر دیتی تھیں کہ مزدوری تھوڑی ہے۔ حالانکہ یہاں جو مزدوری ہم دیتے تھے وہ اس سے ڈیوڑھی تھی جو امرتسر میں اسی کام کیلئے ملتی ہے۔ مگر وہ اس اُجرت پر کام نہیں کرتی تھیں۔ اور گھر میں بیٹھی درخواستیں لکھوا لکھوا کر بھیجتی رہتی تھیں کہ ہمیں فلاں ضرورت ہے۔ فلاں حاجت ہے۔ ہماری مدد کیجائے۔ حالانکہ میں نے یہ بھی کہدیا تھا کہ اِس کام سے جو آمدنی ہو گی وہ بھی غرباء پر ہی خرچ ہو گی۔ انہیں تو چاہیئے تھا کہ اگر مزدوری کم بھی تھی تو کام کرتیں۔ امرتسر میں اگر ایک ازار بند بنانے کی اُجرت ایک پیسہ ہو۔ اور یہاں صرف دھیلا بلکہ دمڑی ملتی۔ پھر بھی انکو چاہیئے تھا کہ کام کرتیں۔ کیونکہ وہ آمدنی پھر غرباء میں جانی تھی۔ مگر انہوں نے ڈیوڑھی دُگنی مزدوری لیکر بھی کام کرنا پسند نہ کیا۔ اور یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔" میں نے لجنہ اماء اللہ سے کہدیا تھا۔ کہ اگر کوئی نفع ہو تو سلسلہ اسمیں سے کوئی حصہ نہ لیگا۔ بلکہ یہ نفع بھی غرباء میں تقسیم کیا جائیگا۔ بلکہ نفع کی صورت میں راس المال کو بھی میں انشاء اللہ بڑھاتا جاؤنگا۔ تا یہاں ایک بھی ایسی لاوارث یا بیوہ عورت نہ رہے جو بیکار ہو۔ اور جو اپنا گذارہ اچھی طرح نہ چلا سکے۔ مگر چونکہ میرے ساتھ تعاون نہ کیا گیا۔ اس لئے یہ کام اچھی طرح نہیں چلا۔ پس اس کام کے چلانے کے لئے قادیان والوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو الفضل ۱۱ دسمبر)

سالانہ جلسہ

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء کو منعقد ہوگا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ہمارا سالانہ جلسہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۳۷ء کو منعقد ہو گا۔ جس میں بزرگانِ سلسلہ اور مبلغین جماعت کی حاضر الوقت مسائل پر اہم تقریروں کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ العزیز بھی تقاریر فرمائیں گے۔ خواتین کو چاہیئے۔ کہ وہ کثرت سے اِس جلسہ میں شریک ہو کر قادیان کے فیوض و برکات حاصل کریں *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم و ۱۵ دسمبر ۱۹۳۷ء

مسئلۂ خلافت کی اہمیت

خلافت کے معنے کسی کے بعد اُس کا جانشین ہونا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآنمجید میں فرماتا ہے :- ثم جعلناکم خلائف فی الارض لننظر کیف تعملون- کہ ہم نے تم کو زمین میں قائم مقام بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو- دُنیا میں اللہ تعالےٰ کی جو مخلوق ہے وہ دو قسم کی ہے- ایک تو وہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ قانون مقرر فرمایا ہے- کہ جب تک اُس کی ضرورت باقی رہے گی وہ فنا نہیں کی جائے گی- اور اسی لئے اس کا کوئی قائم مقام نہیں ہوتا- جیسے سُورج یا چاند وغیرہ ہیں- لیکن مخلوق کی ایک اور قسم وہ ہے جو بوجہ فانی ہونے کے اپنے کسی جانشین کی محتاج ہوتی ہے- جیسے انسان حیوان اور نباتات وغیرہ کہ ان چیزوں کے قائم مقام پیدا ہونے ضروری ہیں- اگر قائم مقام پیدا نہ ہوں- تو نہ صرف دُنیا ان کے فوائد سے محروم رہ جائے بلکہ ان تمام چیزوں کا سلسلہ دائمی طور پر منقطع ہو جائے- اسی لئے خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے- کہ جب ان میں سے ایک چیز فنا ہو جاتی ہے تو وہ اپنے پیچھے اپنا قائم مقام چھوڑ جاتی ہے- جیسے کوئی شخص جب فوت ہو جائے- تو وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد کو چھوڑ جاتا ہے- اِسی طرح نباتات کا حال ہے- اور یہی دستورِ عمل حیوانات میں پایا جاتا ہے- غرض یہ ایک ایسا قانون ہے جو دُنیا کی زندگی کے ہر شعبہ میں ہمیں نظر آتا ہے- اسی قانون کے ماتحت ضروری ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی قوم میں اپنا نبی مبعوث فرمائے تو اُس کی وفات کے بعد اُس سلسلہ کے نظام کی مضبوطی اور انوار نبوت کی زیادہ سے زیادہ ضو فشانی کے لئے اُس کا کوئی جانشین مقرر ہو- اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں خلفاء مقرر کرنے کی خبر دی ہے- اور اس طرح مسلمانوں پر مسئلۂ خلافت کی اہمیت واضح کی ہے :-

خلافت کے معنے درحقیقت نیابت اور قائم مقامی کے ہیں- پس اگر نبوت اپنے اندر کوئی حقیقت رکھتی ہے- تو خلافت بھی یقیناً اپنے اندر بہت بڑی برکات رکھتی ہے- چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ نُور میں خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے- وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ ۝

یعنی اللہ تعالےٰ وعدہ کرتا ہے اُن لوگوں سے جنکے اعمال اچھے ہوں گے کہ ضرور خلیفہ بنائے گا اُن کو جیساکہ خلیفہ بنایا اُس نے اُن لوگوں کو جو اُن سے پہلے تھے۔ اور ضرور قائم کرے گا اُن کے لئے دین اُن کا جو پسند کیا ہے اُن کے لئے اور بدل دیگا اُنکے خوف کو امن سے۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو لوگ اُن کے منکر ہوں گے وہ فاسق ہوں گے۔

اس آیت سے یہ واضح ہے۔ کہ خلفاء کا وجود بہت بڑی نعمت ہے۔ خدا تعالےٰ انکو خود مقرر کرتا ہے۔ اور اس میں کسی اور کا ہاتھ نہیں ہوتا۔ پھر وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ سے یہ ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ خلفاء کے ذریعے دین کو اکناف عالم میں پھیلاتا ہے۔ اور یہ کہ جو جماعت خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتی ہے۔ اللہ اُس کے شیرازہ کو پراگندہ ہونے سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۔ یعنی اے مومنو اللہ اور اُس کے رسُول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے امام کی کامل فرمانبرداری کرو۔ اور اگر تمہارا کسی معاملہ میں جھگڑا ہو جائے تو اُس کو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم خُدا اور حشر کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ اور یہ انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مومنوں پر واجب ہے۔ کہ وہ خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت کریں اور حاکم وقت کی بھی فرمانبرداری کریں۔ گویا جس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنی اور اپنے رسولوں کی فرمانبرداری کو لازم قرار دیا ہے۔ اسی طرح حاکم وقت یا خلیفہ کی اطاعت کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ پس جس طرح خُدا اور اُس کے رسُول کی نافرمانی کرنے والا اور اُن پر ایمان نہ لانے والا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہوتا ہے۔ اسی طرح خلیفۂ وقت کے دامن کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ کرنے والا بھی اللہ تعالےٰ کی رضا سے بہت دُور چلا جاتا ہے پس ایمان کو قائم رکھنے کے لئے خلیفۂ وقت کی اطاعت و فرمانبرداری ایسی ہی ضروری ہے جیسے صحت و تندرستی قائم رکھنے کے لئے خوراک کی ضرورت ہے۔ اور جس طرح شمع کے گل ہو جانے پر روشنی تاریکی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اسیطرح جو شخص خلافت سے علیحدگی اختیار کرتا ہے اُس کی رُوح میں بجائے روشنی کے تاریکی پیدا ہو جاتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کیونکہ رُوحانیت اور ایمان کا چراغ خلافت سے وابستگی کیوجہ سے ہی روشن رہتا ہے۔ اگر ہم دُنیا کی تاریخ کی ورق گردانی کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب سے دُنیا شروع ہوئی ہے اسوقت سے لیکر آجتک کوئی شخص بھی خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے کامیاب نہیں ہوا۔ چنانچہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ یَدُ اللّٰہِ مَعَ الجماعَۃ۔ کہ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ جماعت کی مدد کیا کرتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جماعت بغیر امام کے نہیں ہوسکتی پس اس حدیث میں بھی اس طرف اشارہ ہے۔ کہ امام سے وابستگی میں ہی اللہ تعالیٰ کی تائیدات جماعت پر نازل ہوتی ہیں۔

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا ۚ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ ○ (پارہ چار سورہ آل عمران ع ۱۱)

یعنی اے مسلمانو! تمام مل کر اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ مت ڈالو۔ اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی اُس نعمت کو جو اُس نے تم پر کی جبکہ تم آپس میں دشمن تھے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تمہارے دلوں میں محبت و موانست پیدا کی اور تم اُس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ پس اللہ تعالےٰ نے تم کو اُس سے بچالیا۔ اِسی طرح اللہ تعالےٰ تم پر اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔

اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت سے پہلے لوگ وحشیوں کی طرح آپس میں ہر وقت لڑتے رہتے تھے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر کٹ مرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ پھر خدا تعالےٰ نے اُن پر رحم کیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور آپؐ نے اُن کو دوزخ میں گرتے گرتے بچالیا۔ اور اُن لوگوں کو جو ایک دُوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ بھائی بھائی بنادیا۔ یہ نصیحت اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کو اس لئے کرتا ہے کہ وہ اس نعمت کی قدر کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے انہیں دی۔ اور تفرقہ کرنے کی بجائے اللہ تعالےٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ یہ حبل اللہ درحقیقت خلافت ہی ہے۔ کیونکہ اسکے سوا اور کوئی چیز نہیں جو سب مُسلمانوں کو اکٹھا رکھ سکے۔ ایک ہاتھ پر بیعت کرنے سے ہی تمام مُسلمان اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ پس اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستگی جزو ایمان قرار دی ہے:۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت سے قبل مُسلمانوں کی حالت کیا تھی۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مُسلمانوں کی حالت نہایت ہی ابتر تھی اور وہ مسلمان جو کبھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کے نام پر اپنی جانیں قربان کر دیا کرتے تھے شرک میں ملوث ہو گئے تھے۔ اور ہزارہا قسم کی برائیاں تھیں جو اُن میں پیدا ہو گئیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی تلقین کی۔ وہ لوگ جن کے دلوں پر بغض و کین کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اُنہوں نے مخالفت کی۔ لیکن جن میں ایمان کا ایک شمہ بھی باقی تھا۔ اُنہوں نے آپ کی آواز کو سُنا اور لبیک کہتے ہوئے آپ کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ اور جب آپ اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف بُلا لئے گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ کے بعد سلسلہء خلافت قائم فرمایا اور جماعت احمدیہ کو دن دونی اور رات چوگنی ترقیات دینی شروع کردیں۔ مگر افسوس کہ تفرقہ پسند لوگوں نے نفاق کا جامہ پہن کر خلافت اُولیٰ کے قیام سے لیکر آجتک جماعت کے اتحاد کو مٹانے اور اُس کے شیرازہ کو بکھیرنے کے لئے متعدد کوششیں کیں۔ اور اسی قسم کی ایک ناکام کوشش بعض فتنہ پردازوں نے حال ہی میں از سرِ نو شروع کی ہے۔ حالانکہ اگر وہ سوچتے تو انہیں نظر آتا کہ ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خلافت کی حقانیت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔

غیر مبائعین جو خلافت ثانیہ کے منکرین میں سے اول نمبر پر ہیں کسی زمانہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق یہ کہا کرتے تھے کہ یہ لڑکا ہے اور ہم بڈھے۔ یہ نادان ہے اور ہم سمجھدار۔ یہ بیوقوف ہے اور ہم عقلمند۔ یہ جاہل ہے اور ہم عالم لیکن آخر کیا نتیجہ نکلا۔ وہی جس پر اعتراضات کئے جاتے تھے۔ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ دُنیا کے کناروں تک پہنچا دی۔ اُس کے ذریعہ جماعت میں لاکھوں افراد کا اضافہ ہوا۔ اُس کے ذریعہ سلسلہ کو بے نظیر استحکام اور حیرت انگیز عروج حاصل ہوا۔ مگر وہ جو اعتراضات کیا کرتے تھے خائب و خاسر اور ناکام و نامراد ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے مقابلہ میں انہوں نے ہر میدان میں شکست کھائی۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کا یہ فرمان پورا ہوا کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

پس وہ لوگ جو ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ کا خوف کریں اور انا خیر منہ کہنے کی بجائے سمعنا و اطعنا کا شیوہ اختیار کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی عزت پاتا ہے جو اُس کے قائم کردہ خلفاء کے آگے جھک جاتا ہے۔ مگر وہ جو تمرد اور سرکشی اختیار کرتا ہے وہ الٰہی درگاہ سے ہمیشہ کیلئے راندہ جاتا ہے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۵ (خاکسار رقیہ بیگم متعلمہ نصرت گرلز ہائی سکول جماعت نہم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معارفُ القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

(سُورۃ المرسلٰت ع ۱ پ ۲۹)

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۙ عجیب بات یہ ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں ہندو۔ عیسائی اور یہودی تین بڑے مذاہب ہیں جن کی الہامی زبانیں یا تو بالکل مٹ گئی ہیں یا اگر کہیں بولی جاتی ہیں تو بالکل محدود جگہ میں۔ سنسکرت جو ویدوں کی زبان ہے دُنیا میں کسی ملک میں نہیں بولی جاتی۔ حضرت بُدھ ہندوستان میں ظاہر ہوئے۔ ان کی کتابیں سنسکرت یا پرانی بھاشا میں ہیں۔ اور بدھ مذہب کے پیرو آجکل ہندوستان کے علاوہ جاپان اور چین میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن وہ بھی اپنی کتب کی زبان نہیں بولتے اسی طرح یہودیوں کی الہامی کتاب عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔ لیکن اب کوئی ایسا ملک نہیں جہاں عبرانی زبان بولی جاتی ہو۔ پھر عیسائیوں کو دیکھ لو انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام عبرانی زبان بولتے تھے۔ گو عیسائیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی کتاب یُونانی زبان میں تھی۔ لیکن اگر اسے درست بھی تسلیم کرلیں تو بھی بہت کم پادری ہیں جو یونانی جانتے ہیں۔ پھر وہ یونانی زبان اور تھی اور جو آجکل بولی جاتی ہے وہ اور ہے۔ غرض قرآن کریم کی زبان ہی ایک ایسی زبان ہے جو دنیا میں بولی جاتی ہے۔ عرب۔ شام۔ عراق۔ الجزائر۔ مراکش۔ طرابلس۔ مصر اور فلسطین۔ یہ آٹھ ملک ہیں جو قرآنی عربی بولتے ہیں۔ اور جن کی آبادی دس بارہ کروڑ ہے۔ پس قرآن کریم ہی کی وہ زبان ہے جو فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۙ کا نشان ہے۔ اور جس کے معنے یہ ہیں کہ ہم ان فرشتوں اور ہواؤں اور ارواح کو پیش کرتے ہیں جو کلامِ الٰہی کو دُنیا میں پھیلا رہے ہیں ؛

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ یہ بھی سچے کلام کا ایک نشان ہے۔ ہزاروں لوگ دُنیا میں باتیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں ہوتا کہ اُن کے ساتھ کوئی آسمانی تائید ہو۔ مگر عُذْرًا اَوْ نُذْرًا۔ کہکر بتایا کہ یا تو قومیں ہمارے اس کلام کو مان لیں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی برکات کے نیچے آجائیں گی۔ اور ان کا عذر قبول کیا جائے گا۔ اور اگر نہیں مانیں گی تو ان کے لئے عذاب ہوگا ؛

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۙ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس بات کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے وہ ضرور ہوکر رہنے والی ہے۔ یعنی ان باتوں سے تم پتہ لگا لوگے کہ آخر اسلام دُنیا میں غالب ہوکر رہیگا۔ جب ایک لمبے عرصہ کی پیشگوئی کی جائے تو ساتھ ہی بعض چھوٹی پیشگوئیاں کی جاتی ہیں تاکہ لوگ لمبے عرصہ کے وعدہ پر ایمان لاسکیں۔ چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا۔ ہمارے اس وعدہ کی علامتیں یہ ہیں۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ؕ جس وقت ستارے مٹا دئے جائیں گے۔ مٹانے کے معنے ٹوٹنے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اس کا یہ مطلب ہے کہ ستارے ٹوٹیں گے۔ چنانچہ انجیل میں آتا ہے کہ مسیح کی دوبارہ آمد پر ستارے ٹوٹیں گے۔ یہ علامت موجودہ زمانہ میں نہایت وضاحت سے پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں کثرت سے ستارے ٹوٹے۔ پھر باطنی معنوں کے لحاظ سے اس سے مراد پیشوایان مذہبی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ ان کی طاقتیں کمزور ہو جائینگی لوگ ان سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ان کا اثر اپنی جماعتوں میں سے زائل ہو جائیگا۔ غلبہ تو عیسائیت کا ہوگا۔ لیکن ان کے مذہبی لیڈروں کا اثر نہیں ہوگا۔ چنانچہ یہ بات آج پوری ہوتی نظر آرہی ہے حتیٰ کہ ایڈورڈ ہشتم نے تخت چھوڑ دیا۔ لیکن عیسائی رسوم کی پابندی قبول نہ کی۔ ہندوستان میں بھی مولویوں کا اثر زائل ہو چکا ہے۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ؕ جب آسمان کھولا جائیگا۔ یعنی اسوقت وحی الٰہی کا دروازہ کھولدیا جائیگا۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ؕ اور جسوقت پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے۔ جبل عربی زبان میں بڑے بڑے سرداروں اور بادشاہوں کو بھی کہتے ہیں یعنی دنیوی بادشاہتیں اُڑا دی جائیں گی۔ جرمن۔ افغانستان۔ روس۔ فرانس۔ ٹرکی۔ پرتگال۔ چین۔ سپین U.S.A تمام ممالک کی بادشاہتیں اُڑ گئی ہیں۔ آج نصف سے زیادہ آبادی دنیا کی ایسی ہے جو بادشاہت سے الگ ہے۔ اور یہ ملک سوائے فرانس اور U.S.A کے پچھلے بیس یا تیس سال کے اندر بادشاہت سے الگ ہوئے ہیں۔ اس طرح قریباً ستّر کروڑ آبادی کا حصہ بادشاہت سے علیحدہ ہے۔

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ اور جس وقت رسول وقت مقررہ پر لائے جائینگے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک ایسا نبی پیدا ہوگا جسے اللہ تعالےٰ تمام انبیاء کا بروز قرار دے گا۔ اور وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء ہوگا۔

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ؕ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ کس دن کے لئے اس میں (یعنی غیر مذاہب کی تباہی اور اسلام کی ترقی میں) تاخیر ڈالی گئی تھی۔ اس فیصلہ کے دن کے لئے جو آنیوالا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ اور کس نے تجھے بتایا کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔ وہ فیصلہ کا دن وہ ہوگا۔ کہ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ جس دن خدا کی باتوں کے جھٹلانیوالوں پر ہلاکت آجائے گی ؛

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہبِ عالم کا موعود نبیؑ

آجکل دُنیا کے مختلف فرقے اپنے اپنے مصلح کی آمد کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ مثلاً زرتشتیوں میں موسیودربہمی کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ ہندوؤں میں نہہ کلنک اوتار کی پیشگوئی ہے۔ مُسلمانوں میں مہدی اور مسیح موعود کی پیشگوئی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب باتیں ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جمع شُدہ ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپؑ مسیحیوں کے لئے مسیح۔ مُسلمانوں کے لئے مہدی۔ ہندوؤں کے لئے کرشن یا نہہ کلنک اوتار اور زرتشتیوں کیلئے موسیو دربہمی ہیں۔ غرضیکہ آپؑ ہر قوم کے موعود نبی ہیں۔ اور سب دنیا کو ایک ہی مذہب پر جمع کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اِسی لئے آپؑ نے فرمایا:۔

ے مَیں کبھی آدمؑ کبھی مُوسیٰؑ کبھی یعقوبؑ ہوں
نیز ابراہیمؑ ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار
اِک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
مَیں ہوا داؤدؑ اور جالوت ہے میرا شکار

پھر وہ تمام پیشگوئیاں جو آپؑ کے زمانہ کے متعلق بتائی گئی تھیں۔ اُن سب کا آپؑ کے زمانہ میں پُورا ہونا بتاتا ہے کہ آپؑ ہی موعود امم ہیں۔ مثلاً یہ کہ لڑائیاں ہوں گی۔ قحط پڑے گا۔ طاعون آئے گی۔ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگیگا۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السموٰت والارض (دارقطنی صفحہ ۱۸۸)

یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں۔ اور یہ ہر دو نشان جب سے زمین و آسمان بنے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہُوئے۔ رمضان میں (چاند کو چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو۔ اور (سُورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانی دن سورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ گرہن سنہ ۱۸۹۶ء میں لگا۔ اور اس نشان نے آپکے دعویٰ کی صداقت کو مہر نیمروز کی طرح ثابت کر دیا۔ اسی طرح یہ علامات کہ اس زمانہ میں بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ لڑائیاں کثرت سے ہوں گی۔ نئی نئی سواریاں ایجاد ہوں گی۔ اور پچھلی سواریاں ترک کر دی جائیں گی۔ عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ عورتیں آزاد ہوں گی۔ اور مردوں کا سالباس پہنے گیں۔ اور عورتیں باوجود لباس پہننے کے ننگی ہوں گی۔ پُوری شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہو چکی ہیں۔

اب ادھر تو ان پیشگوئیوں کا ایک لمبے عرصہ کے بعد اس زمانہ میں آکر پُورا ہونا بتاتا ہے کہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے تھیں۔ کیونکہ آیت فلا یظھر علےٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول (جن ع ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاف بتا رہی ہے کہ اخبار غیبیہ جو اپنے وقت پر پوری ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہیں۔ دوسرے یہ بات بالکل خلاف عقل ہے کہ ایک ہی زمانہ میں ہر قوم اور ہر ملّت میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے رسول اور نبی یا اوتار کھڑے کئے جائیں جن کا کام یہ ہو کہ وہ اس قوم کو دوسری تمام قوموں پر غالب کریں۔ گویا نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کے انبیاء ایک دوسرے سے مقابلہ کریں۔ اور پھر یہ بھی ناممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں ہر قوم دوسری قوم پر غالب آجائے۔ درحقیقت ان تمام پیشگوئیوں میں ایک ہی وجود کی خبر دی گئی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ تھا کہ پہلے تمام مذاہب سے ایک وجود کا انتظار کرائے۔ پھر ایک شخص کو مبعوث کر کے دین حقّہ کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ سب مذاہب مختلف ناموں کے ساتھ ایک ہی مصلح کا انتظار کر رہے تھے۔ اور وہ مصلح آپؑ ہی ہیں۔ نیز حضورؑ کو اللہ تعالےٰ نے صاف الفاظ میں فرمادیا ہے کہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا۔ یعنی تمام لوگوں کو سنا دے کہ میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ پھر ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ یعنی اللہ کا جری تمام نبیوں کے حلّوں میں۔ جسکی تفصیل کرتے ہوئے آپ نے حقیقۃ الوحی کے حاشیہ ص ۷۲ پر فرمایا ہے۔ کہ:۔

خدا تعالےٰ نے مجھے تمام انبیاءؑ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدمؑ ہوں۔ میں موسیٰؑ ہوں۔ میں نوحؑ ہوں۔ میں یعقوبؑ ہوں۔ میں یوسفؑ ہوں۔ میں اسحاقؑ ہوں۔ اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کا مظہر اُتم ہوں۔ یعنی ظلّی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں۔

غرض اب جبکہ وہ زمانہ آگیا جس میں ایک مصلح کا آنا مقدر تھا۔ اور ایمان ثریّا پر چلا گیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور پیشگوئی کے ماتحت ضروری تھا کہ ایک فارسی الاصل شخص اُس ایمان کو زمین پر لاتا۔ اور ضلالت کو ہدایت سے تبدیل کر دیتا۔ سو دنیا کو بشارت ہو کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہ شخص ہیں جن کی بعثت کی تمام اُمتوں کو خوشخبری دی گئی تھی۔ پس آسمان کی طرف ٹکٹکی لگا کر مت دیکھو۔ کہ اب کوئی شخص آسمان سے نہیں اُترے گا۔ تم اس شخص کی آواز سُنو جو باآواز بلند کہہ رہا ہے۔ کہ:۔

ع میں وُہ پانی ہوں جو اُترا آسماں سے وقت پر
میں وُہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(خاکسار ممتاز اختر دینیات کلاس درجہ ثانیہ قادیان)

درخواست دُعاء میرے والد محمد عبد الجلیل صاحب فیضی گھٹنے کے درد کیوجہ سے ہمیشہ علیل رہتے ہیں۔ بہنیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دُعاء فرمائیں۔ (اختر النساء بیگم حیدر آباد دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسی کے معجز نما اثرات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی کا یہ عالم تھا۔ کہ زبردست سے زبردست دشمن بھی جب آپ کے سامنے جاتا۔ تو ضرور متأثر ہو جاتا۔ اور اُس کا دل آپؐ کی طرف ایک کشش محسوس کرتا۔ ابتدائے زمانۂ نبوت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے۔ اسلام کے سخت دشمن تھے۔ آپؓ نہایت جوشیلے اور بہادر تھے۔ پہلے ہی آپؓ کی طبیعت میں سختی کا مادہ زیادہ تھا۔ مگر اسلام کی عداوت نے اسے اور بھی زیادہ کر دیا۔ چنانچہ اسلام سے قبل حضرت عمرؓ غریب اور کمزور مسلمانوں کو اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف دیا کرتے تھے۔ لیکن جب وہ انہیں تکالیف دیتے دیتے تھک گئے۔ اور ان کے واپس آنے کی کوئی صورت نہ دیکھی۔ تو خیال آیا۔ کہ کیوں نہ اس "فتنہ" کے بانی کا ہی (نعوذ باللہ) کام تمام کر دیا جائے۔ یہ خیال آنا تھا۔ کہ تلوار لیکر گھر سے نکلے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش شروع کی۔ راستہ میں ایک شخص نے انہیں ننگی تلوار ہاتھ میں لئے جاتے دیکھا۔ تو پوچھا عمرؓ کہاں جاتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ محمدؐ کا کام تمام کرنے جاتا ہوں۔ اُسنے کہا۔ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جھٹ پلٹے اور اپنی بہن فاطمہ کے گھر کا راستہ لیا۔ ارادہ یہ تھا۔ کہ جاتے ہی بہن اور بہنوئی کا سر اُڑا دوں گا۔ دیکھا تو دروازہ بند تھا۔ اور اندر سے قرآن شریف کی تلاوت کی آواز آرہی تھی چند منٹ تک باہر کھڑے ہو کر سنتے رہے۔ پھر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان کی ہمشیرہ سمجھ گئیں کہ یہ حضرت عمرؓ کی آواز ہے۔ انہوں نے جھٹ قرآن شریف کے اوراق چھپا دئے۔ اور دروازہ کھول دیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا۔ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ پہلے تو انہوں نے ٹالنا چاہا مگر حضرت عمرؓ کب ٹلنے والے تھے۔ اسی دَوران میں انہوں نے اپنی بہن کو زخمی کر دیا۔ مگر معاً اپنے اس فعل پر انہیں ندامت پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے کہا کہ مجھے بھی قرآن سناؤ۔ ان کی بہن نے کہا کہ پہلے غسل کر کے آؤ پھر قرآن کریم کے پاکیزہ اوراق تمہیں دوں گی۔ چنانچہ انہوں نے غسل کیا۔ اور جب قرآن مجید سنا تو ایسے متأثر ہوئے۔ کہ اسلام قبول کرنے کے لئے اسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل پڑے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ جن میں حضرت ابو بکرؓ بھی تھے۔ ایک مکان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازہ پر پہنچکر انہوں نے زور سے دستک دی۔ صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کو ننگی تلوار تھامے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھکر دروازہ کھولنے میں تامل کیا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کھول دو۔ جب اندر داخل ہوئے۔ تو قوت قدسی اپنا کام کرگئی اور وہ اسی وقت مسلمان ہوگئے ؛

ایک دفعہ ایک شخص مکہ میں کچھ اونٹ بیچنے آیا۔ اور ابوجہل نے اس کے اونٹ خرید لئے۔ مگر اونٹوں پر قبضہ کرلینے کے بعد قیمت ادا کرنے میں حیل وحجت کرنے لگا۔ اسپر وہ بہت پریشان ہوا اور چند دن ابوجہل کی منت وسماجت کرنے کے بعد ایک دن جبکہ روساء قریش کعبۃ اللہ کے قریب مجلس جمائے بیٹھے تھے۔ ان کے پاس گیا اور کہا اے معززین قریش آپ میں سے ایک شخص ابوالحکم نے میرے اونٹوں کی قیمت دبارکھی ہے۔ مہربانی فرماکر مجھے قیمت دلوادیں۔ قریش کو جو شرارت سوجھی تو کہنے لگے۔ یہاں ایک شخص محمدؐ بن عبداللہ نامی ہے۔ اس کے پاس جاؤ وہ تمہیں قیمت دلادیگا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا کہ میرے ابوجہل نے روپے دبا لئے ہیں وہ مجھے دلوادیں۔ آپؐ اس کے ساتھ چل پڑے۔ اور جاکر ابوجہل کو کہا کہ یہ ایک اجنبی اور مسافر آدمی ہے تم اس کا حق کیوں نہیں دیتے۔ اسوقت ابوجہل کا رنگ فق ہورہا تھا۔ کہنے لگا۔ "محمدؐ ٹھیرو میں اس کی رقم لاتا ہوں" چنانچہ وہ اندر گیا اور اس کی قیمت ادا کردی۔ اس کے دوستوں نے پوچھا۔ آج تمہیں کیا ہوا۔ کہ تم اس کے سامنے چپکے سے مال دے آئے۔ کہنے لگا کیا بتاؤں محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ارد گرد دائیں بائیں دو سرخ اونٹ دیکھے تھے جو سخت خونخوار تھے۔ اور ان کی ہیبت مجھ پر اسقدر غالب آئی کہ میں قیمت ادا کرنے پر مجبور ہوگیا۔ غرض بڑے بڑے متکبر حضورؐ کی باتوں سے متاثر ہو جاتے تھے۔ ابوسفیان جو ایک عرصہ تک مسلمانوں سے لڑتا رہا۔ وہ قریش کا سردار تھا۔ اسکی بیوی ہندہ جو بعد میں مسلمان ہوگئی مسلمانوں کی سخت دشمن تھی۔ یہانتک کہ لڑائیوں میں ساتھ جاتی اور شعر سنا سنا کر اپنی فوج کو جوش دلاتی۔ حضرت حمزہؓ جو شہید ہوچکے تھے۔ ہندہ نے ان کا جگر نکال کر چبالیا تھا۔ مگر فتح مکہ کے بعد جب وہ مسلمان ہوئی۔ تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ایک دفعہ ہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی۔ یارسول اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ میں آپؐ کی سب سے بڑی دشمن تھی۔ مگر آج وہ دن ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے خاندان سے سب سے بڑھکر مجھے محبت ہے۔ یہ ہے قوت قدسی کا اثر۔ پھر بہت سے صحابہؓ نے دین حاصل کرنے کے بعد تبلیغ اسلام میں اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ چنانچہ مستقل طور پر انکی ایک جماعت تھی جو اصحاب الصفہ کہلاتی تھی۔ وہ بھوکے رہتے۔ ٹاٹ پہنتے مگر دین حاصل کرتے اور مستقل طور پر مسجد میں ایک چبوترہ پر پڑے رہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابوہریرہؓ کا ذکر ہے کہ وہ روٹی کھانے بھی گھر نہ جاتے اور کہتے ممکن ہے مَیں کھانا کھانے جاؤں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئیں۔ اور وہ گفتگو فرمائیں اور مَیں اُسکے سُننے سے محروم رہوں۔ غرض اسوجہ سے بھوکے پڑے رہتے اور جب کبھی روٹی مسجد میں آجاتی تو کھالیتے۔ ذرا سوچو کیا یہ قوّتِ قُدسی نہ تھی۔ کہ لوگوں کو ان کے گھر بار سے کھینچکر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں لاڈالا۔ اوران میں اِسلام کے لئے ہر تکلیف انتہائی خوشی سے برداشت کرنے کی طاقت پَیدا کردی۔ پھر عرب جَیسا سرکش ملک جس میں جانوروں کو پانی پلانے پر اس قدر خونریزی ہو جاتی تھی کہ سالوں تک آپس میں لڑائی رہتی تھی اور خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جاتے تھے۔ آپؐ کی قوت قدسی سے ایسا مطیع ہوُا۔ کہ اُنہوں نے اپنے سروں کو حضورؐ کے آگے جھکا دیا۔ کیا کسی دُنیوی بادشاہ کی طاقت ہے کہ وہ لوگوں کے قلوب کو اپنی طرف اِس طرح کھینچ لے کہ وُہ اسپر ہر لمحہ فدا ہوں۔ اور اس کی خاطر دُنیا کی ہر چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ یقیناً اِس قوت قدسیّہ کی نظیر دُنیوی بادشاہ تو کیا زمرۂ انبیاء میں بھی کہیں نظر نہیں آئے گی ؛

اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم الشان نبیؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمیشہ توفیق عطاء فرمائے اللّٰھم آمین ؛ (سکینہ اختر دختر صوبیدار مظفر خان صاحب قادیان)

حفظانِ صحت

چونکہ تندرستی کے بغیر انسان دین و دُنیا کا کوئی کام سر انجام نہیں دے سکتا۔ اسلئے تندرستی کو قائم رکھنا ہر ذی عقل انسان کا فرض ہے۔ خصوصاً ان حالات میں کہ اس وقت ہماری جماعت کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سرکردگی میں سارے جہان سے مقابلہ ہے۔ اور ہمارے مَرد اعلائے کلمۃ اللہ اور اصلاح خلق کے کام میں ہر وقت مصروف رہنے کی وجہ سے ہماری اور ہمارے بال بچّوں کی نگہداشت کی طرف پُورا خیال نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے بچّوں کی صحت کی حفاظت اور ان کے صحیح رکھ رکھاؤ کا علم حاصِل کریں۔ تاکہ وہ تندرست اور جوان ہو کر اپنی قوم کے اس جہاد میں شامل ہو سکیں۔ لہذا ہر بہن کو علم حفظان صحت کی قدر کرنا ضروری ولازمی ہے۔ بلکہ ہر سمجھدار عورت کے لئے نہ صرف حفظ صحت کا بلکہ علم طب کا جاننا بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی صحت کو قائم رکھ سکے۔ اور اگر صحت کسی قدر خراب ہو جائے۔ تو وہ اس کو بحال کر سکے لیکن کیا ہر شخص کو اپنا حکیم آپ بننا مناسب ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر شخص کسی حد تک اپنا حکیم آپ ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اسے کوئی اتفاقی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو وہ اسے رفع کرنے کی خود کوشش کرتا ہے۔ بلکہ رفع کر لیتا ہے۔ مثلاً گرمی سے جب پسینہ آنے لگتا ہے۔ اور دل گھبرانے لگتا ہے۔ تو فوراً پنکھے سے ہوا بدن کو پہنچا کر اُس کا ازالہ کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ گرمی سے دردِ سر شروع ہو جائے۔ تو وہ نہا لیتا ہے۔ اور درد کو دُور کر لیتا ہے۔ اگر سردی سے کسی عضو کو درد ہوتی ہو تو وہ اسپر میٹھے تیل یا روغن تارپین کی مالش کر کے برگ آک یا برگ بوہڑ گرم کر کے پٹی باندھ لیتا ہے۔ اور درد کا علاج کر لیتا ہے۔ اور اگر اس کے جسم پر پھنسی پھوڑے نکلیں تو وہ ان کا بھی پہلے تو خود ہی علاج کرتا ہے۔ مثلاً حلوا یا السی وغیرہ کی پلٹسیں باندھتا ہے۔ یا مَیدہ میں نمک ملا کر اس کا لیپ کرتا ہے۔ یا کنوار گندل کو گرم کر کے اس کا گودہ نکال کر اس میں صابن اور ریٹھہ حل کر کے ورم پر لیپ لگاتا ہے اور ورم کو دُور کر لیتا ہے۔ اگر اس کے ہاتھ یا پاؤں پر کسی چاقو وغیرہ سے زخم پیدا ہو جائے۔ تو وہ اسپر بھی پٹی وغیرہ باندھکر خود ہی علاج کرتا ہے۔ ہاں ان تمام مرضوں کا علاج کرنے۔ اور ہر چند کوشش کرنے کے بعد اگر آرام نہ آئے تو پھر لاچار ہو کر کسی حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے۔ ورنہ خود ہی علاج کرتا ہے۔ پس تندرستی کو قائم رکھنے اور بحال کرنے کے متعلق جوں جوں اس کا علم اور تجربہ وسیع ہوتا جاتا ہے وہ زیادہ ہوشیار اور خبردار ہوتا جاتا ہے اور میرا مقصد اس مضمون کے تحریر کرنے سے یہی ہے۔ کہ میری بہنیں علم حفظان صحت سے بخوبی واقف ہو جائیں۔ اور نہ صرف علم حفظان صحت سے بلکہ اگر خدا تعالےٰ توفیق دے۔ تو گھروں میں عام ہونے والی سہل امراض کا بھی خود علاج کر لیا کریں۔ مَیں انشاء اللہ اس سلسلہ میں ایسے آسان طریق بتاؤں گی۔ کہ جن کے مطالعہ کے بعد بشرطیکہ ان کو غور و فکر کے ساتھ پڑھا جائے۔ پھر کسی سے مشورہ کی ضرورت نہ ہوگی۔ مَیں نے یہ اہتمام کیا ہے کہ اپنے مضمون میں صرف عورتوں اور بچوں کے متعلق ہی روشنی ڈالوں۔ چنانچہ مَیں اگلی قسط میں اسی نقطۂ نگاہ سے مضمون لکھوں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

(خاکسار صادقہ زینب خاتون پریذیڈنٹ
لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور)

چار پہیلیاں

۱۔ چٹی چادر بچھے کوئی سو نہ سکے۔
۲۔ چنبیلی پھول کھلیں کوئی توڑ نہ سکے۔
۳۔ لالہ منشی مرے کوئی رو نہ سکے۔
۴۔ چینی پیالہ ٹوٹے کوئی جوڑ نہ سکے۔

نوٹ:۔ تمام حل یکم جنوری تک آجانے چاہئیں انعام دُرِّ ثمین اردو ایک عدد۔ اور دُرِّ عدن اردو ایک عدد۔ ایک سے زائد حل آنے پر انعام بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوگا۔ امۃ الرحمٰن عرف رقیہ بیگم بنت محمد امین صاحب تاجر کتب قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلزارِ عبرت

۱۔ نامی کوئی بغیر مشقت نہیں بنا
سَو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

۲۔ کم خوری انسان کے لئے اکسیر اعظم ہے ؏

۳۔ کام میں سستی نہ کرو کہ وہ بے وقت ختم ہوگا۔ تیزی نہ کرو کہ تھکان سے کام ادھورا رہ جائے گا ؏

۴۔ اوجِ اقبال شب بیداری میں مضمر ہے ؏

۵۔ تکلیف ایک خیالی چیز ہے صبر ہمّت کا نام ہے ؏

۶۔ انسان اگر خود بڑا نہیں تو بڑوں سے مل کر بڑا بن سکتا ہے ؏

۷۔ بچّہ کے استفسار کا تُرش رُوئی سے جواب دینا اُس کی قُوّتِ دریافت کو سلب کرنا ہے ؏

۸۔ غیرت کا احساس بہت نازک ہوتا ہے۔ اُسے بار بار ٹھیس لگانا غلطی ہے ؏

۹۔ خون کی ہولی کسی کے جذبات سے کھیلنا ہے ؏

۱۰۔ یورپ میں ایمان اور غیرت کے سوا ہر ایک چیز دستیاب ہو سکتی ہے ؏

۱۱۔ کانٹوں سے ڈرنیوالی انگلیاں پھول کی نرمی دیکھنے سے محروم رہینگی ؏

۱۲۔ خدا سے ڈرنا عارف کی علامت ہے ؏

۱۳۔ دشمن پر حقیقی فتح اُس کے دل کو رام کرنا ہے ؏

۱۴۔ مصیبت میں دستگیری کا نام الفت صادقہ ہے ؏

۱۵۔ لاحاصل کی تمنّا ہلاکت کی خواہش ہے ؏

۱۶۔ بچّہ اور بوڑھا عمر میں مختلف اور حرص میں متحد ہیں ؏

۱۷۔ جو خدا کا ہو اُسے للکارنا اچھّا نہیں ؏

(خاکسار والدہ مولوی محمدؐ اعظم صاحب بوتالوی مبلغ سلسلہ)

حیاتِ انسانی

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

کتنا مایۂ نازِ تخیّل ہے اُس شاعر کا جس نے یہ شعر سپردِ قلم کر کے اہلِ دُنیا کے سامنے دنیا کی بے ثباتی کا مُرقّع پیش کیا ہے۔ تا اس سے اہلِ بصیرت درسِ عبرت حاصل کریں۔

یہ مثال نہایت ہی موزون ہے۔ کیونکہ حباب جو کہ سطحِ آب پر بڑی آب و تاب سے جلوہ افگن ہوتا ہے اُس کو دیکھکر انسان یہ فانی انسان جس کے مقدّر میں خود فنا لکھّی ہے۔ ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ کہ اُس کے لئے پردہ غیب میں فنا مقدر ہوگی۔ مگر ناگہاں وہ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ کا مصداق ہوتا نظر آتا ہے وہ بادِ صبا کا معمولی سا جھونکا جس نے پانی میں ہلچل مچائی۔ وہی اُس کو صفحۂ ہستی سے نابُود کر کے اِنسان کو درسِ فنا دیتا ہے۔ اور اُس کی تمام رعنائی اور شان و شکوہ پردۂ فنا میں مستور ہو جاتی ہے۔

یہی حال انسان کا ہے۔ صفحۂ ہستی پر اپنے انجام سے بیخبر بڑی شان کے ساتھ ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اور اپنی خداداد حسن لیاقت اور کارہائے نمایاں سے بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ یہانتک کہ بعض ملک اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوم کے رُوحانی راہبر ہو جاتے ہیں۔ تو بعض مجلسی اور سیاسی حفاظت کے لیڈر بنکر قوم کے آسمان پر بدر منیر کی طرح ضو فشاں ہوتے ہیں۔ اور شب دیجور میں مشعل کا کام دیتے ہیں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہی اُن کے تمام مقاصد کا ماحصل ہوتا ہے۔ مگر آخر کار ہر شخص کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کا مورد بن جاتا ہے۔ ذوقؔ نے کیا خوب کہا ہے:۔

ے گذرتی عمر ہے یوں دور آسمانی میں
کہ جیسے جائے کوئی کشتئ دخانی میں
کہانیاں ہیں حکایات خضر و آب بقا
بقا کا ذکر ہی کیا اس جہان فانی میں

چنانچہ جب ہم تاریخ کی ورق گردانی کریں۔ تو اس کے صفحات ہمارے سامنے یکے بعد دیگرے ایسے نمونے پیش کرتے ہیں۔ جن میں پردۂ بقا کے اندر فنا کے مناظر نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تمام انبیاءؑ اور صلحاء دُنیا اور اہل دُنیا کو ہدایت کا درس دیتے۔ اور خداترسی اور خداپرستی کا راستہ دکھاتے رہے۔ مگر اتنے خدارسیدہ ہونے کے باوجود موت کے زبردست ہاتھ سے بچ نہ سکے۔ وہ تو کیا فخر انبیاؑ سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی شان میں اللہ جلشانہ نے فرمایا تھا۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ (حدیث قدسی) یعنی اے میرے پیارے ارض حجاز میں جلوہ افروز ہوکر درس توحید دینے والے۔ اگر میں تیرے وجود کو دُنیا میں نہ لاتا۔ تو میں یہ دُنیا بھی ہرگز نہ بناتا۔ جب اپنا فرض منصبی پُورا کرچکے تو ہمیشہ ہمیش کے لئے داعی اجل کو لبیک کہتے ہُوئے رفیق اعلےٰ کے پاس جا پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ۔ یعنی بیشک محمدؐ مجھے بہت ہی محبوب ہے۔ مگر چونکہ وہ رسُول ہے۔ اس لئے جس طرح اس سے پہلے تمام رسُول فوت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح اس کے لئے بھی موت لازمی ہے۔

اسی طرح شدّاد اور نمرود جو کہ اپنی طاقت پر نازاں تھے۔ ملک الموت کے سامنے چون و چرا نہ کرسکے۔ کہاں ہیں فرعون و ہامان! جنکو خُدائی کا دعویٰ تھا۔ مگر باوجود خُدائی کے دعویٰ کے مَوت کی زد سے نہ بچ سکے۔ نیز کہاں ہیں سکندر و دارا! جن کی شان و شوکت و رعب و جلال سے دُنیا تھراتی تھی۔ مگر مَوت کو مغلوب نہ کرسکے۔ کیا کام آسکی بقراط اور لقمان کی حکمت جبکہ اُن کو تیر قضا کا آماجگاہ ہونا پڑا۔ کہاں گئے رستم و فریدوں۔ جن کو اپنی شجاعت پر ناز تھا۔ جو تمام دُنیا میں شہرہ آفاق تھے۔ کیا حشر ہوُا غالب اور میر کا جو کہ اپنی سحر نگاری اور جادُو بیانی سے رنگ فنا میں رنگ بقا کا منظر پیش کرتے تھے۔ مگر مَوت کو مسحور نہ کرسکے۔ اور لقمۂ اجل ہو گئے۔ کیا حال ہوُا زار رُوس کا جو کہ وسعت سلطنت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور طاقت کے لحاظ سے تمام دُنیا میں لاثانی تھا۔ مگر اپنے عبرتناک انجام سے تمام دُنیا کو درسِ فنا دیتا ہُوا پیوندِ زمیں ہُوا۔

غرض ابتدائے آفرینش سے لیکر زمانہ حال تک فنا ہی فنا نظر آتی ہے۔ اور جبتک دُنیا ہے یہی ہوتا رہیگا۔ یہ فانی دُنیا کسی کا ساتھ دینے والی نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں:۔

ؔ دُنیا بھی اک سرا ہے بچھڑیگا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

غرضیکہ جو بھی اِس دار فانی میں آیا خواہ وہ ریفارمر تھے یا ڈکٹیٹر سب کو جامِ اجل پینا پڑا۔ ہاں جو اپنے کارہائے نمایاں شرافت اور نیکی سے رنگ فنا میں رنگ بقا پیدا کر کے شہرت کے آسمان پر چار چاند لگا گئے اُن کے نام صفحۂ ہستی پر سنہری حروف میں لکھے گئے۔ اور اُن کی یاد لوحِ ہستی میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی۔ چنانچہ مغل لوگ کس طرح گمنامی کی حالت سے ترقی کرتے کرتے ہندوؤں اور دیگر اقوام کی سلطنتوں کو تہ و بالا کرتے ہُوئے ہندوستان جیسے ملک کو فتح کر کے شہنشاہ بن گئے۔ پھر شیر شاہ سوری کس طرح ادنےٰ درجے سے ترقی کرتے کرتے شہنشاہ ہند بن بیٹھا۔ حتےٰ کہ اُس کے دُشمن کی اولاد بھی اُس کے نقش قدم پر چل کر فخر کرتی تھی۔

غرضیکہ بعض نے حصولِ دُنیا کی کوشش کی تو بعض نے حصولِ دین کی۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ دُنیا کے لئے بہترین نمونہ پیش کر گئے۔ مگر حصولِ دین والوں کی مثال زیادہ قابلِ تقلید ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسانی زندگی کا مقصد ہی یہی ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مگر پھر فرمایا یہ بھی تمہارے لئے درست نہیں۔ کہ تم دُنیا کو بالکل ترک کر دو۔ بلکہ تمہاری عبادت کی دو قسمیں ہیں۔ اوّل حقوق اللہ۔ دوم۔ حقوق العباد۔ تم بندوں کے حقوق خلوص نیت سے ادا کرو۔ تمہاری یہ عبادت سمجھی جائے گی۔ اور تمہاری زندگی کا مقصد پُورا ہو جائے گا۔ اِس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنی مایۂ ناز ہستیوں کے اُسوۂ حسنہ پر چلیں۔ جن کا وجود ہمارے لئے باعث فخر تھا۔ تاہم اُن کے نقش قدم پر چل کر اسلام کا بول بالا کر کے اپنے مولیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور ملک فنا میں ملکِ بقا کی عمارت تعمیر کریں۔ جس سے ہمارا نام رہتی دُنیا تک لوحِ ہستی میں محفوظ رہے۔ آمین ثم آمین ؛

(خاکسار صادقہ اختر۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح سے ضروری گذارش

قوم کی ترقی و تنزل کا پتہ اسکے اخباروں سے چلتا ہے۔ اگر اخبارات و رسائل دن دُونی رات چوگنی ترقی کر رہے ہوں تو سمجھئے کہ جلد ہی وہ قوم بام ترقی پر نظر آئے گی۔ اور اگر اخبارات کی حالت دن بدن ابتر ہو رہی ہو۔ تو اس قوم کو بھی کوئی قابل وقعت نہ سمجھے گا۔ اور آج کل تو وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ والی پیشگوئی بڑی آب و تاب سے پُوری ہو رہی ہے۔ دُنیا میں لاکھوں کی تعداد میں اخبارات و رسائل چھپتے ہیں۔ مگر جن اخبارات و رسائل کے خریدار زیادہ ہوں مضمون نگار کافی ہوں۔ اور چندہ بروقت وصول ہو رہا ہو وہی زیادہ پھلتے پھولتے ہیں۔ اخبارات کی زندگی و موت قوم کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ اگر قوم قدردان ہو تو اخبارات ترقی کرینگے۔ اور اگر بے حس ہو تو پھر اخبارات و رسائل کا خدا ہی حافظ ہے؛

اسوقت حالت یہ ہے کہ دیگر اخبارات و رسائل باوجود چندہ زیادہ ہونے کے دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ مگر ہمارا ایک ہی زنانہ اخبار "مصباح" جس کا چندہ بھی کوئی زیادہ نہیں گھاٹے میں جا رہا ہے۔ اور خریداروں کے ذمہ سالہا سال کا بقایا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ادائیگی چندہ کے واسطے لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔ مگر خریداروں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آخر سوچیں۔ غیر جب اتنی طول طویل بقایا داروں کی فہرست دیکھتے ہونگے تو کیا کہتے ہونگے پھر دیانت و ایمانداری سے بھی قطعاً بعید ہے کہ اخبار تو برسوں وصول کیا۔ مگر جب چندہ دینے کا وقت آیا تو خاموش ہو گئیں۔ کیا ایسی اخبار ترقی کریگا۔ آخر بغیر پیسے کے کوئی کام نہیں ہوتا۔ حکومت بھی سرمایہ کے بل بوتے پر حکومت کرتی ہے۔ اگر آج لوگ ٹیکس وغیرہ دینا بند کر دیں۔ اور حکومت کسی اور ذریعے سے روپیہ حاصل نہ کر سکے تو دو دن میں خزانہ خالی ہو جائیگا اور حکومت درہم برہم ہو جائیگی جب حکومتوں کا یہ حال ہے تو اخبار والے روپیہ کہاں سے لائیں۔ آخر بہنو آپ کب بقائے ادا کرینگی۔ اور کب آئندہ کیلئے پیشگی چندہ ادا کرینگی کچھ تو احساس چاہیئے۔ محترمہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے کیا ہی پُرزور الفاظ میں اپیل کی ہے اس کا بھی آپ پر کوئی اثر ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ہوا ہے تو الحمد للہ۔ اور اگر کچھ بھی نہیں ہوا تو افسوس ہماری اس بے حسی پر۔ بہنو اگر ویسے آپکو چندہ دینا گراں معلوم ہوتا ہے تو میں ایک تجویز آپکے سامنے پیش کرتی ہوں اگر آپکو پسند آئے۔ اور عمل کریں تو آپ نہایت ہی آسانی سے چندہ ادا کر سکتی ہیں۔ وہ تجویز یہ ہے۔ کہ آپ ایک ڈبہ لیں اسمیں ہر تیسرے دن ایک پیسہ ڈالتی جائیں سال کے بعد ۱۲۲ پیسے ہو جائینگے جو مصباح کے چندہ کیلئے کافی و وافی ہیں۔ اب اگر آپ وی پی وصول کرنا چاہیں تب بھی آپ وصول کر سکتی ہیں۔ اور اگر منی آرڈر کے ذریعہ چندہ بھیجیں تب ساڑھے تین آنے بچینگے۔ اور میرے خیال میں تو ایک اور تجویز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ دس روپے تک منی آرڈر ۲ر میں جاتا ہے چاہے کوئی ایک روپیہ بھیجے یا دس روپے۔ تو اگر ایک شہر کے چار خریدار باہم ملکر اڑھائی اڑھائی روپیہ چندہ جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں تو ہر خریدار پر صرف دو پیسے ڈاک کا خرچ آئیگا۔ لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ میری رائے میں جہاں جہاں لجنہ قائم ہے اس کی وساطت سے بڑی آسانی سے چندہ وصول ہو سکتا ہے۔ اور جہاں لجنہ نہیں وہاں کی خریدار بہنیں انجمن کے ذریعہ چندہ بھیجا کریں۔ بہرحال سب بہنوں کو اپنے بقایا کی ادائیگی کیطرف فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ آئندہ اپنا چندہ پیشگی بھیجا کریں؛ (خاکسار قانتہ بیگم پشاور چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح کی گیارھویں جلد کا اختتام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس نمبر پر مصباح کی گیارھویں جلد کا بخیر و خوبی اختتام ہوا۔ اور اب اس کی زندگی کا بارھواں سال شروع ہوا ہے۔ اس عرصہ میں جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ اور جو کچھ آئندہ ہوگا وہ بھی اسی کے فضل سے ہوگا۔ ہاں اپنی طرف سے اخبار کو دلچسپ بنانے کی پوری سعی کی جاتی رہی ہے۔ مگر چونکہ یہ اخبار خواتین کا ہے۔ اس لئے بہنوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق اپنے مذاق و پسند کے مضامین لکھا کریں۔ جو خواتین تعلیمیافتہ ہیں اُن کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ وہ مضامین مرتب کر کے بھیجتی رہیں۔ مگر یہ امر بیحد افسوسناک ہے۔ کہ ہماری مشاق مضمون نگار خواتین کی توجہ اس طرف بہت کم ہے۔ وہ صرف اتنا کہکر اپنے فرض سے سُبکدوش ہو جاتی ہیں۔ کہ مصباح کا کاغذ وغیرہ عمدہ نہیں ہوتا۔ مگر اسکے اخراجات کے پورا کرنے کا انہیں کبھی خیال نہیں آتا۔ اسوقت قریباً ایکہزار روپیہ چند سالوں کا بقایا ہے جو خریداران مصباح کے ذمہ ہے۔ اگر یہی وصول ہو جائے۔ تو اخبار کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ باوجود کئی مرتبہ اطلاع دینے کے وی پی کرنے پر اکثر واپس آجاتے ہیں۔ اور اس طرح فنڈ اور بھی زیر بار ہو جاتا ہے۔ اگر مصباحی بہنیں بقایاداران کو مقامی طور پر شریک کریں کہ مصباح کا بقایا ادا کریں تو اس طرح فنڈ کو خاص تقویت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس سال مالی لحاظ سے بہت مشکلات پیش آتی رہیں۔ اور اسی وجہ سے بعض پرچے مقررہ حجم پر شائع نہیں کئے جا سکے۔ اور ابھی تک وہ مشکلات دُور نہیں ہوئیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ بقایا دار اپنا بقایا ادا کریں۔ اور جو خریدار بنیں وہ پیشگی قیمت ادا کر کے خریدار بنیں اور رفتہ رفتہ ہمیں اس قابل بنا دیں کہ ہم مصباح کو پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کر سکیں۔ (مینیجر)

مصباح کے گذشتہ تمام فائل انتہائی رعایتی قیمت پر

جلسہ سالانہ پر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء سے سات جنوری ۱۹۳۸ء تک اخبار مصباح کے گذشتہ تمام فائل عام قاعدے کے لحاظ سے ڈبل قیمت یعنی فی فائل پانچ روپے سالانہ کے حساب سے دئے جانے چاہئیں۔ مگر ہم افادۂ عام کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ ۲۷ء سے ۳۷ء تک کے گیارہ مکمل فائل صرف ڈیڑھ روپیہ فی فائل کے حساب سے ساڑھے سولہ روپے میں دے دینگے محصولڈاک اسکے علاوہ ہوگا۔ یہ اتنی بڑی رعایت ہے جس سے بہنوں کو جلد سے جلد فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور اپنے گھروں میں مصباح کے مکمل فائل جمع کر لینے چاہئیں۔ کیونکہ یہ فائل زیادہ تعداد میں نہیں ہیں۔ تمام درخواستیں مینیجر

مصباح کے نام آنی چاہئیں۔ جلسہ سالانہ نمبر ۲۳ و ۲۴ سے لے کر اصحاب دفتر میں تشریف لا کر دستی لے سکتے ہیں۔ اس صورت میں انہیں محصولڈاک کی کفایت ہوگی۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

خوشنما پھول

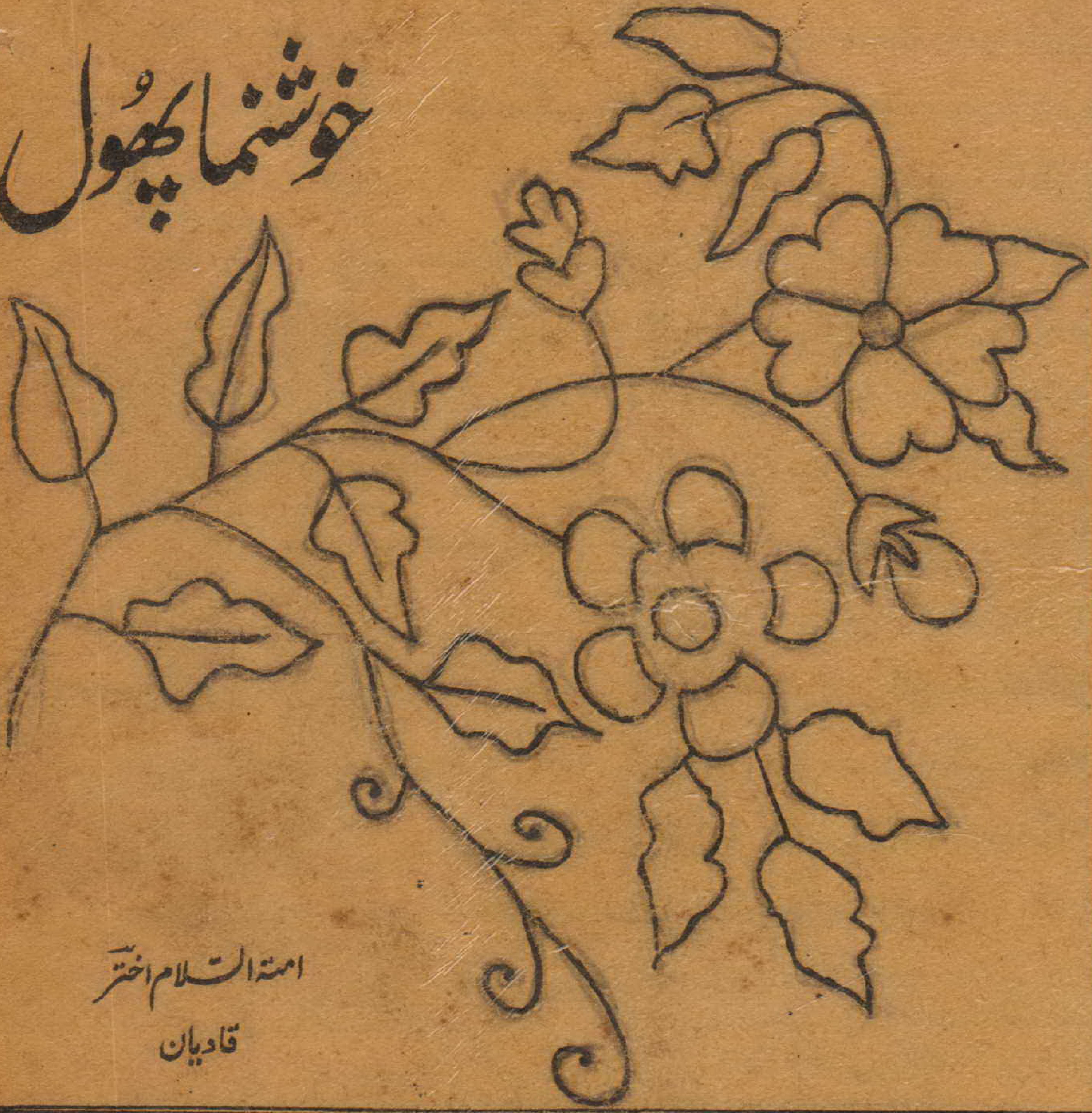

امۃ السلام اختر

قادیان

خوبصورت بیل

اختر النساء حیدر آباد دکن

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا